OPEN ACCESS

AL-TABYEEN

(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)

Published by: ***Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.***

ISSN (Print) : 2664-1178
ISSN (Online) : 2664-1186
Jan-jun-2022
Vol: 6, Issue: 1
Email: altabyeen@ais.uol.edu.pk
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

خنزیر کے اعضاء کو انسانی جسم میں ٹرانسپلانٹ کرنے کا حکم

(فقہی مطالعہ)

ڈاکٹر حافظ رضوان عبداللہ*

ڈاکٹر افتخار عالم**

ABSTRACT

On January 7, 2022, a team of doctors at Baltimore Hospital in the United States succeeded in transplanting a pig's heart into a human body. It seems that this discovery will eliminate the need to transplant the organs of one human being into another human being and this need will be met by the organs of pigs.With the success of this medical research, the door of jurisprudential debate has also opened on it. Since eating pork is Haraam and according to the majority of jurists it is Najis al-Ain, how can any of its organs be transplanted into the body of a Muslim in the presence of its Haraam and Najasat? That is the question that is being debated. If we look at the previous work on this subject, then there are Fatwas of some scholars in this regard .These scholars have only allowed it out of necessity and compulsion. It would have been sufficient to mention only their arguments and jurisprudential grounds in this research

* لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج، سول لائنز، خانیوال
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ

article, but there are other jurisprudential aspects of this discussion which must be mentioned. Therefore, other jurisprudential reasons for this issue will be discussed in this research article, apart from necessity and compulsion, so that the true nature of this issue can be explained.

Keywords: رجس, خنزیر, نجس العین, بحث ومباحثہ, ٹرانسپلانٹ

7 جنوری 2022 کو امریکہ کے بالٹی مور ہسپتال میں ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے ایک خنزیر کے دل کو انسان کے جسم میں ٹرانسپلانٹ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ستاون سالہ امریکی شہری ڈیوڈ بینیٹ ایساپہلا شخص ہے جس کے اندر جنیاتی طور پر تبدیل شدہ خنزیر کے دل کو ٹرانسپلانٹ کیا گیا ہے۔اس خبر نے طب کی دنیا میں تہلکہ مچادیا ہے۔جیسے جیسے سائنس ترقی کر رہی ہے، میدان طب میں بھی حیرت انگیز کارنامے سامنے آرہے ہیں، آج سے پچاس برس قبل انسان میں جانور کا دل لگانے والی بات کو ناممکن سمجھا جاتا ہوگا لیکن آج ڈاکٹروں نے اسے ممکن کر دکھایا ہے۔بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس دریافت سے ایک انسان کے اعضاء دوسرے انسان میں ٹرانسپلانٹ کرنے کی ضرورت ختم ہو جائے گی اور یہ ضرورت خنزیر کے اعضاء سے پوری ہو جائے گی۔

اس طبی تحقیق کی کامیابی کے ساتھ ہی اس پر فقہی بحث و تحقیق کا دروازہ بھی کھل گیا ہے۔خنزیر کا معاملہ شریعت اسلامیہ میں نہایت حساس ہے اور اہل اسلام کے ہاں بھی اس کی حساسیت اسی درجے میں بر قرار ہے۔چونکہ اس کا کھانا حرام ہے اور جمہور فقہاء کے ہاں یہ نجس العین ہے تو اس کی حرمت اور نجاست کے موجودگی میں کیسے ایک مسلمان کے جسم میں اس کے کسی عضو کو ٹرانسپلانٹ کیا جاسکتا ہے جبکہ مسلمان نے نماز اور دیگر عبادات کی ادائیگی بھی کرنی ہوتی ہے جن کے لیے طہارت بنیادی شرط ہے؟ یہی وہ سوال ہے جس کی وجہ سے اس عمل کی حلت و حرمت موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔

اس موضوع پر سابقہ کام کا جائزہ لیا جائے تو اس حوالے سے بعض اہل علم کے فتاوی جات موجود ہیں، ان اہل علم نے صرف ضرورت اور مجبوری کے تحت اس کی اجازت بھی دی ہے،یعنی ان کے نزدیک مجبوری کے پیش نظر کسی حرام یا نجس جانور کے کسی عضو کو انسانی جسم میں ٹرانسپلانٹ کیا جاسکتا ہے، تاکہ انسانی جان کا تحفظ ممکن بنایا جا سکے۔اس تحقیقی مضمون میں اگر صرف ان کے دلائل اور فقہی بنیادوں کو ذکر کر دیا جاتا تو یہ بھی کافی تھا لیکن ہماری طالب علمانہ رائے میں اس کے جواز کی کچھ دیگر فقہی وجوہات بھی موجود ہیں جن کو ذکر کرنا ضروری ہے اور

جو سابقہ تحقیقی مضامین میں ذکر نہیں کی گئیں، چنانچہ اس تحقیقی مضمون میں ضرورت اور مجبوری سے ہٹ کر دیگر فقہی وجوہات کو موضوع بحث بنایا جائے گا جن کی وجہ سے خنزیر کے کسی عضو کو انسانی جسم میں ٹرانسپلانٹ کیا جاسکتا ہے اور ان دلائل کی طرف صرف اشارہ کیا جائے گا جو ضرورت اور مجبوری کے حوالے سے ہیں۔

قدیم اسلامی کتب میں خنزیر کے اعضاء کی خصوصیات کا تذکرہ:

اگر فقہی مباحث کو دیکھا جائے تو یہ موضوع جدید نہیں ہے۔ فقہاء کے ہاں اس مسلمان کی نماز کے حوالے سے تذکرہ ملتا ہے جو نماز میں داخل ہو جب کہ اس کے بدن میں کسی ناپاک حیوان کے بدن کا کوئی حصہ موجود ہو، تو کیا اس کی اس نجاست کو دور کیا جائے گا؟ اور اگر ناپاک جانور کا یہ حصہ اس کے جسم سے اس طرح ملا ہوا ہو کہ اسے ہٹایا نہ جاسکے تو پھر کیا حکم ہے؟

اس مسئلے کے فقہی مطالعہ سے پہلے یہ بات بھی قابل تعجب ہے کہ خنزیر کی حرمت کے باوجود ہماری قدیم فقہی کتب میں اس کے اعضاء کی خصوصیات کا ذکر موجود ہے بلکہ بعض قدیم کتب میں تو اس کے اعضاء کو بطور علاج استعمال کرنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ جیسا کہ القزوینی نے اپنی کتاب عجائب المخلوقات میں خنزیر کے اعضاء کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھا:

> عظمه يوصل بعظم الإنسان يلتئم سريعا، ويستقيم من غير اعوجاج، وليس لشيء من عظام الحيوان هذه الخاصية.[1]

> "اس کی ہڈی انسانی ہڈی سے جڑتی ہے، یہ جلدی ٹھیک ہو جاتی ہے، اور بغیر ٹیڑھے سیدھی ہو جاتی ہے، اور جانوروں کی کسی ہڈی میں یہ خصوصیت نہیں ہے۔"

یہ ساتویں صدی ہجری کے اہل علم کی عبارت ہے، یعنی ہمارے زمانے سے کم از کم سات صدیاں پہلے! معلوم یہ ہوتا ہے کہ مختلف قدیم تہذیبوں میں جانوروں کے اعضاء انسانوں میں ٹرانسپلانٹ کرنے کے تجربات ہوتے رہے ہیں۔[2]

---

[1] زكريا القزويني، عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات، دار الآفاق الجديدة، بيروت، طبع ثالث 1978ء، ص: 422

[2] محمد على البار، دكتور، الموقف الفقهي والأخلاقي من قضية زرع الأعضاء، دار القلم دمشق، طبع اول 1914ء، ص: 41-48

شریعت اسلامیہ میں خنزیر نجس ہے یا حرام ہے؟

جہاں تک خنزیر کی نجاست یا طہارت کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ اہل علم کے ہاں مختلف فیہ ہے، اس حوالے سے اہل علم کی دو آراء زیادہ معروف ہیں جو یہ ہیں:

1۔ جمہور علماء، یعنی حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ کی رائے میں یہ نجس العین ہے۔

مثال کے طور پر احناف میں سے ابن عابدین لکھتے ہیں:

قوله (خلا جلد خنزير.. فلا يطهر) أي لأنه نجس العين بمعنى أن ذاته بجميع أجزائه نجسة حيا وميتا-[1]

"ان کا قول: (خنزیر کی جلد کے علاوہ۔۔۔۔۔ پس وہ پاک نہیں ہو گی) یعنی وہ نجس العین ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ خنزیر زندہ ہو یا مردہ، اپنے تمام اجزا سمیت نجس ہے"۔

شافعی فقہاء میں سے شیرازی لکھتے ہیں:

وأما الخنزير فنجس لأنه أسوأ حالا من الكلب-[2]

"خنزیر نجس ہے کیونکہ نجاست میں وہ کتے سے بھی بدتر ہے"۔

حنبلی فقہاء میں سے ابن قدامہ رقمطراز ہیں:

لا يختلف المذهب في نجاسة الكلب والخنزير وما تولد منهما أنه نجس عينه وسؤره وعرقه وكل ما خرج منه-[3]

"حنبلی مذہب میں اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے کہ کتا اور خنزیر نجس ہیں، ان کا جھوٹا، پسینہ اور ہر وہ چیز بھی نجس ہے جو ان کے جسم سے نکلے"۔

جمہور اہل علم نے سورۃ الانعام کی آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے جو یہ ہے:

---

[1] ابن عابدين، محمد أمين بن عمر الدمشقي الحنفي، **رد المحتار**، مكتبة مصطفى البابي الحلبي مصر، طبع ثانی، 1966ء:204:1

[2] النووى، يحيى بن شرف، المجموع شرح المهذب، دار الفكر: 668:2

[3] ابن قدامة المقدسي، عبد الرحمن بن محمد بن أحمد، الشرح الكبير، تحقيق: الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي - الدكتور عبد الفتاح محمد الحلو،هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان، قاهره، طبع اول، 1995ء: 277:2

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔[1]

"کہہ دو میں اس وحی میں، جو میری طرف کی گئی ہے، کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے، سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کہ بے شک وہ رجس ہے یا نافرمانی (کا باعث) ہو، جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، پھر جو مجبور کر دیا جائے، اس حال میں کہ نہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو بے شک آپ کا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

فقہاء کا اختلاف لفظ 'رجس' کے مدلول کے گرد گھومتا ہے کہ کیا اس کا معنی نجاست ہے یا اس سے مراد نجاست کے علاوہ کوئی شے ہے۔ اور اگر اس کا معنی نجاست ہے تو کیا اس سے اس کے تمام بدن کی نجاست مراد ہے یا اس کے بدن کے کچھ مخصوص اعضاء کی نجاست مراد ہے؟

یہ ہماری فقہی کتب میں فقہائے کرام کے مابین ایک طویل بحث موجود ہے اور در حقیقت اس بحث کے بعض پہلوؤں سے ہمارے زیر بحث مسئلے کو سمجھنے اور حل کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک اس آیت کریمہ میں 'رجس' سے مراد نجاست ہے، اسی وجہ سے انہوں نے خنزیر پر نجاست کا حکم لگایا ہے۔ اگرچہ جمہور اہل علم کے درمیان اس نجاست کے مدلول میں پھر اختلاف ہے کہ کیا یہ نجاست اس کے پورے جسم کو شامل ہے یا اس سے عین خنزیر مراد ہے؟ اور اس کے بالوں اور جلد کا کیا حکم ہے؟ پھر جن فقہاء نے خنزیر کو نجس کہا ہے ان میں بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اس کے بال اور جلد پاک ہیں بشرطیکہ اس کی دباغت ہو جائے۔

جمہور فقہاء کے علاوہ بعض دیگر فقہاء ہیں جن کی رائے کے مطابق خنزیر پاک ہے، نجس نہیں ہے۔ پھر ان میں سے بعض فقہاء وہ ہیں جن کی رائے میں خنزیر، زندہ ہو یا مردہ، دونوں حالتوں میں پاک ہے۔ بعض مالکی فقہاء کی

---

[1] الأنعام 6: 145

رائے یہ ہے کہ وہ صرف اپنی زندگی میں پاک ہے، موت کے بعد نہیں۔ وہ اسے بالکل اسی طرح پاک سمجھتے ہیں جیسے کتا ان کے نزدیک پاک ہے، نجس نہیں۔ ان کے ہاں صرف مردہ جانور ہی ناپاک ہوتا ہے، خواہ وہ مردہ جانور ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم ہو۔[1]

دردیر کی الشرح الکبیر میں ہے:

(و) الطاهر (الحي) وأل فيه استغراقية، أي كل حي بحريا كان أو بريا ... أو كلبا وخنزيرا-[2]

"ہر زندہ چیز طاہر ہے، اس میں الف لام استغراقیہ ہے، یعنی ہر بحری اور بری زندہ جانور طاہر ہے۔۔۔۔۔ یا وہ کتا اور خنزیر ہو"۔

مالکی فقہاء کے نزدیک آیت کریمہ: ﴿أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ﴾[3] خنزیر کے نجس العین ہونے میں واضح نہیں ہے۔ یہاں نجاست کا تعلق کھانے کے فعل کے ساتھ ہے، یعنی یہ نجاست حکمی ہے اور وہ ہے سور کے کھانے کی حرمت۔ بعض اوقات نجاست سے مراد حکمی نجاست ہوتی ہے جیسے قرآن مجید میں مشرکین کے بارے میں ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾[4]

"بے شک مشرک نجس ہیں"۔

اس آیت میں اعتقادی نجاست مراد ہے، عینی نجاست مراد نہیں۔ اسی طرح فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾[5]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور شرک کے لیے نصب چیزیں اور

[1] القرافي، أحمد بن إدريس بن عبد الرحمن المالكي، الذخيرة، دار الغرب الإسلامئ بيروت، طبع اول، 1994 م :179:1

[2] الدسوقي، محمد بن أحمد بن عرفة، حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، دار الفكر،س-ن: 50:1

[3] الأنعام 6: 145

[4] التوبة 9: 28

[5] المائدة 5: 90

فال کے تیر ناپاک ہیں، شیطان کے کام ہیں، سو اس سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ"۔

اس آیت کریمہ میں شراب کے نجس العین ہونے میں اگرچہ اہل علم کا اختلاف ہے، تاہم انصاب اور ازلام کی نجاست حکمی ہے، عینی نہیں۔ لہٰذا ثابت یہ ہوا کہ مذکورہ آیت کریمہ سور کی نجاست کے حوالے سے بالکل واضح نہیں ہے۔ بلکہ امام نووی نے ایک جگہ پر یہی بات لکھی ہے:

نقل ابن المنذر في كتاب الإجماع إجماع العلماء على نجاسة الخنزير وهو أولى ما يحتج به لو ثبت الإجماع، ولكن مذهب مالك طهارة الخنزير ما دام حيا، وأما ما احتج به المصنف فكذا احتج به غيره ولا دلالة فيه وليس لنا دليل واضح على نجاسة الخنزير-[1]

امام ابن المنذر نے کتاب الاجماع میں خنزیر کی نجاست پر اجماع نقل کیا ہے، اگر اجماع ثابت ہو جاتا تو یہ دلیل زیادہ بہتر تھی کہ اسی کو پکڑ لیا جاتا لیکن مذہب مالک میں ہے کہ خنزیر جب تک زندہ ہے پاک ہے۔ مصنف نے جس چیز کو دلیل بنایا ہے دیگر اہل علم نے بھی اسی کو دلیل بنایا ہے مگر اس میں کوئی دلالت نہیں ہے۔ درحقیقت ہمارے پاس خنزیر کے نجس ہونے پر کوئی واضح دلیل نہیں ہے۔

مزید برآں امام داؤد الظاہری کے نزدیک بھی خنزیر پاک ہے تاہم اس کا کھانا بغیر کسی شک وشبہ کے حرام ہے، امام شوکانی نے بھی اس کی طہارت کے موقف کو ترجیح دی ہے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان (فانہ رجس) کی توجیہ میں نہایت نفیس اور اہم کلام کیا ہے جو یہ ہے:

المراد بالرجس هنا: الحرام، كما يفيده سياق الآية، والمقصود منها، فإنها وردت فيما يحرم أكله، لا فيما هو نجس، فإن الله سبحانه قال: قُلْ لا أجد فِي مَا أوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أو دَماً مَسْفُوحاً أو لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ[2] أي: حرام. ولا تلازم بين التحريم والنجاسة، فقد يكون الشيء حراما وهو طاهر، كما في قوله:حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ[3] ونحو ذلك-[1]

---

[1] النووي، المجموع شرح المهذب: 668:2

[2] الأنعام6: 145

[3] النساء4: 23

اس آیت کریمہ کے سیاق وسباق سے یہ بات واضح ہوتی ہے اور اس کا مقصود بھی یہی ہے کہ یہاں رجس مراد ہے کیونکہ یہ لفظ ان چیزوں کے ساتھ آیا جو حرام ہیں نہ کہ ان کی زندگی کے سیاق میں جو نجس ہیں اللہ تعالی نے فرمایا ہے: ”کہہ دو میں اس وحی میں، جو میری طرف کی گئی ہے، کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے، سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کہ بے شک وہ رجس ہے، یعنی ناپاک ہے۔“

حقیقت یہ ہے کہ حرمت اور نجاست میں تلازم نہیں ہے، بعض اوقات کوئی طاہر چیز بھی حرام ہو سکتی ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ میں ہے: تمہاری ماؤں کو تم پر حرام کیا گیا ہے وغیرہ۔

خنزیر کے اعضاء کو استعمال کرنے کا حکم:

جن فقہاء کے نزدیک خنزیر نجس العین ہے وہ بھی حالت مجبوری میں اس کے اعضاء استعمال کرنے کے قائل ہیں، البتہ وہ فقہاء جن کے نزدیک خنزیر پاک ہے، تاہم اس کا کھانا حرام ہے، اس رائے کے مطابق سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس کے کھانے کی حرمت اس کے بال، جلد، ہڈیاں اور جسم کے دیگر اعضاء کو استعمال کرنے میں شرعی طور پر مانع ہے یا کھانے سے احتراز کرتے ہوئے اس کے اعضاء کو استعمال کیا جا سکتا ہے؟

بہت سے فقہاء نے دباغت کے بعد اس کے بال اور جلد سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہے، جیسا کہ فقہاء کے اقوال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔[2] مزید برآں امام قرطبی نے اس کے بال استعمال کرنے کے حوالے سے لکھا ہے:

> لا خلاف أن جملة الخنزير محرَّمة، إلا الشعر فإنه يجوز الخرازة به، وقد رُوِي أن رجلاً سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخرازة بشعر الخنزير، فقال: لا بأس بذلك، ذكره ابن خويز منداد، قال: ولأن الخرازة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت، وبعده موجودة ظاهرة، لا نعلم أن رسول صلى

---

[1] الشوكاني، محمد بن علي بن محمد بن عبد الله، السيل الجرار المتدفق على حدائق الأزهار، دار ابن حزم، طبع اول، ص: 26

[2] ابن رشد الحفيد، محمد بن أحمد، بداية المجتهد ونهاية المقتصد، دار الحديث قاهره، 2004ء، ص: 85

الله عليه وسلم أنكرها ولا أحد من الأئمة بعده-[1]

"اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ خنزیر مکمل طور پر حرام ہے سوائے اس کے بالوں کے، اس سے جوتا بنانا جائز ہے۔ مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے خنزیر کے بالوں سے جوتا بنانے کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس کے جوتے نبی کریم ﷺ اور بعد کے زمانے میں موجود رہے، ہمارے علم کے مطابق نہ نبی کریم ﷺ نے اس پر انکار کیا نہ کسی امام نے انکار کیا"۔

امام نووی نے حالت مجبوری میں ناپاک ہڈی استعمال کرنے والے شخص پر کلام کرتے ہوئے لکھا ہے:

إذا انكسر عظمه فينبغي أن يجبره بعظم طاهر قال أصحابنا: ولا يجوز أن يجبره بنجس مع قدرته على طاهر يقوم مقامه فإن جبره نُظر؛ إن كان محتاجاً إلى الجبر ولم يجد طاهراً يقوم مقامه فهو معذور- وإن لم يحتج إليه ووجد طاهراً يقوم مقامه أثم ووجب نزعه إن لم يخف منه تلف نفسه ولا تلف عضو-[2]

"جب کسی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اسے کسی پاک ہڈی سے جوڑنا چاہیے۔ ہمارے اصحاب نے کہا: اگر کوئی شخص پاک ہڈی کے حصول پر قادر ہے تو اس کے لیے کسی نجس ہڈی کو استعمال کرنا جائز نہیں، اگر اس نے کسی نجس ہڈی سے جوڑ لگایا تو دیکھا جائے گا کہ اگر اسے واقعی ہڈی جوڑنے کی ضرورت لاحق تھی اور اس کے پاس کوئی پاک ہڈی نہیں تھی جو اس کے قائم مقام ہو سکے تو پھر وہ معذور ہے، یعنی اس کے لیے جائز ہے اور اگر وہ نجس ہڈی لگانے کے لیے مجبور نہیں تھا بلکہ اس کے پاس پاک ہڈی تھی جو اس کی جگہ استعمال ہو سکتی تھی تو ہو گناہ گار ہو گا اور اگر اس کی جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو اس نجس ہڈی کو اتارنا واجب ہے"۔

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ قرآن کریم نے خنزیر کی حرمت کا جہاں بھی ذکر کیا ہے وہاں اس کے گوشت کا ذکر ساتھ کیا ہے، تمام آیات میں لحم خنزیر کے الفاظ آئے ہیں۔ قرآنی آیات ملاحظہ ہوں:

---

[1] القرطبی، محمد بن احمد، الجامع لأحكام القرآن، تحقيق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش، دار الكتب المصرية القاهرة، طبع ثانی، 1964ء: 223:2

[2] النووی، المجموع شرح المهذب: 138:3

1۔ سورۃ البقرۃ میں فرمایا:

﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[1]

"اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام کیا ہے، پھر جو شخص مجبور ہو جائے، اس حال میں کہ نہ وہ نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

2۔ سورہ المائدۃ میں فرمایا:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾[2]

"تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، حرام کیا گیا ہے"۔

3۔ سورۃ الانعام میں فرمایا:

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[3]

"کہہ دو میں اس وحی میں، جو میری طرف کی گئی ہے، کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے، سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کہ بے شک وہ رجس ہے یا نافرمانی (کا باعث) ہو، جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، پھر جو مجبور کر دیا جائے، اس حال میں کہ نہ بغاوت کرنے والا ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو بے شک آپ کا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

4۔ سورۃ النحل میں فرمایا:

[1] البقرۃ 2: 173
[2] المائدۃ، 5: 3
[3] الانعام، 6: 145

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾[1]

"اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو، حرام کیا ہے، پھر جو شخص حالتِ اضطرار میں ہو، نہ سرکشی کرنے والا ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو، تو بے شک اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے"۔

ان چار آیات میں اللہ تعالیٰ نے خنزیر کے گوشت کو صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا ہے اور ایک آیت میں اس حرمت کی علت کو بیان کیا ہے، وہ ہے سورۃ النحل کی آیت۔ اس کے مطابق اس کی حرمت کی وجہ اس کا 'رجس' ہونا ہے۔ چونکہ قرآن مجید نے تمام مقامات پر خنزیر کے ساتھ اس کے گوشت کا تذکرہ خاص طور پر کیا ہے اس لیے اس حوالے سے امام ابن عاشور نے شکوہ کیا ہے کہ انھیں مفسرین کے ہاں اس آیت کی ایسی وضاحت نہیں ملی جس سے ان کا سینہ ٹھنڈا ہو جائے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

ويبدو لي أن إضافة لفظ لحم إلى الخنزير للإيماء إلى أن المحرم أكل لحمه، لأن اللحم إذا ذكر له حكم، فإنما يراد به أكله، وهذا إيماء إلى أن ما عدا أكل لحمه من أحوال استعمال أجزائه، هو فيها كسائر الحيوان-[2]

(مجھے ایسا لگتا ہے کہ خنزیر کی طرف لفظ لحم کی اضافت کرکے دراصل اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اس کا گوشت کھانا حرام ہے، کیونکہ لحم کا جب حکم بیان کیا جائے تو اس سے مراد اس کا کھانا ہی ہوتا ہے۔ اور اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ گوشت کھانے کے علاوہ اس کے دیگر اعضاء کو استعمال کرنے میں خنزیر باقی جانوروں کی طرح ہی ہے۔

امام شوکانی نے کہا:

قوله: (أو لحم خنزير) ظاهر تخصيص اللحم، أنه لا يحرم الانتفاع منه بما عدا اللحم، والضمير في: (فإنه) راجع إلى اللحم أو إلى الخنزير-[3]

"اللہ تعالیٰ کے فرمان (او لحم خنزیر) میں لحم کی تخصیص کا ظاہر مفہوم یہ ہے کہ گوشت کے علاوہ اس

---

[1] النحل، 16: 115

[2] ابن عاشور، محمد الطاهر بن محمد، التحرير والتنوير، الدار التونسية للنشر تونس، 1984ء: 90:6

[3] الشوكاني ، فتح القدير، دار ابن كثير، دمشق، طبع اول، 1414ھ: 196:2

کے دیگر اعضاء سے انتفاع حرام نہیں ہے۔(فانہ) کی ضمیر کا مرجع یا تو لحم ہے یا خنزیر"۔

اس ضمن میں ڈاکٹر یوسف قرضاوی لکھتے ہیں:

إن الذي حرم من الخنزير إنما هو أكل لحمه، كما ذكر القرآن الكريم في 4 آيات، وزرع جزء منه في الجسم ليس أكلا له، إنما هو انتفاع به، وقد أجاز النبي صلى الله عليه وسلم الانتفاع ببعض الميتة، وهو جلدها، والميتة مقرونة في التحريم بلحم الخنزير في القرآن، إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنـزير وما أهل به لغير الله-[1] فإذا شرع الانتفاع بها في غير الأكل، اتجه القول إلى شرعية الانتفاع بالخنزير في غير الأكل أيضا-[2]

" قرآن مجید کی چار آیات میں خنزیر کی جو چیز حرام کی گئی ہے وہ صرف اس کا کھانا ہے، اس کے کسی عضو کو انسانی جسم میں ٹرانسپلانٹ کرنا اسے کھانے کے حکم میں شامل نہیں ہے بلکہ یہ اس سے فائدہ اٹھانا ہے، نبی اکرم ﷺ نے مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہے، حالانکہ قرآن مجید میں مردار کی حرمت کو بھی خنزیر کے حرمت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے: بے شک اس نے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے۔ جب مردار سے کھانے کے علاوہ کوئی فائدہ اٹھانے کو مشروع قرار دیا گیا ہے تو اسی طرح خنزیر سے بھی کھانے کے علاوہ کوئی فائدہ اٹھانا مشروع ہے"۔

مزید بر آں شیخ ابن عثیمین سے انسانی دل میں سور کی شریان لگانے کے بارے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا:

لا بأس به، أي :لا بأس أن يصل إنسان شريان قلبه بشريان حيوان آخر, وينظر إلى ما هو أنسب لقلبه؛ لأن هذا ليس من الأكل إنما حرم الله أكل الخنزير، وهذا ليس أكلاً, وإذا علمنا أنه لا ينفعه إلا هذا فهذا من باب الضرورة ,وقد قال الله تعالى في أكل لحم الخنزير الأكل المباشر: وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ-[3]،[4]

---

[1] البقرة 2: 173

[2] يوسف القرضاوى، دكتور، زراعة الأعضاء في ضوء الشريعة الاسلامية، دار الشروق قاہره، طبع ثانی 2011ء، ص: 51

[3] الأنعام6: 119

[4] ابن عثيمين، محمد بن صالح، لقاء الباب المفتوح، دار النشر رياض، 2000ء: 106:13

"اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی حیوان کی شریان لگائے، اس میں انسان کے دل کے لیے زیادہ موزوں چیز کو دیکھا جائے گا، کیونکہ یہ کھانے میں شامل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کا کھانا حرام کیا ہے اور یہ کھانے میں شامل نہیں ہے۔ نیز جب ہمیں معلوم ہے کہ مریض کو صرف اسی سے فائدہ ہو گا تو یہ حالت اضطرار میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خنزیر کا گوشت کھانے کے بعد فرمایا: جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں وہ اس نے کھول کر بیان کر دی ہیں سوائے اس کے جس کی طرف تم مجبور کر دیے جاؤ"۔

نتیجۂ بحث

ہم نے اس حوالے سے مختلف فقہی اقوال کو ذکر کر دیا ہے تا کہ یہ بات واضح ہو جائے کہ خنزیر کی نجاست کا مسئلہ اہل علم کا متفق علیہ مسئلہ نہیں ہے نہ اس پر اجماع کا دعویٰ درست ہے بلکہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور اس میں میں فقہی بحث اور اجتہاد کی گنجائش موجود ہے۔ اہل علم کے فتاوی جات پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ بالخصوص علاج اور ضرورت کے پیش نظر انہوں نے اس کی اجازت دی ہے۔ یہ انسان کی ضروریات اور حاجات کے زمرے میں شامل ہے جن کو شریعت میں ہر حال میں مقدم کیا گیا ہے اور ہر صورت انھیں تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ ان تمام دلائل اور فقہی تجزیے کے بعد ہماری طالب علمانہ رائے یہ ہے کہ حالت مجبوری کے علاوہ اگر خنزیر کی طہارت کے فقہی موقف پر بھی عمل کیا جائے تو خنزیر یا کسی دوسرے حیوان کے عضو کی انسانی جسم میں ٹرانسپلانٹ کے جواز کی گنجائش نکلتی ہے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ جب تک حیوانوں کے اعضاء سے ٹرانسپلانٹیشن ممکن ہے، خواہ حرام جانوروں کے اعضاء سے ہی کیوں نہ ہو، اس وقت تک انسان کے اعضاء سے ٹرانسپلانٹ کے عمل سے گریز کیا جائے کیونکہ اگر انسان کا عضو لیا جائے تو اس سے ایک تو عضو دینے والے کی اپنی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے اور دوسرے عضو دینے کے بعد خود اس کے جسم کی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے۔ جب حیوانوں کے اعضاء سے یہ عمل ممکن ہے تو پھر بہتر ہے کہ انسانوں کو ان خطرات سے دوچار نہ کیا جائے۔